REGD/NL 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ”
سہ ماہی ۶ ”
ماہوار ۲ ”

یوم سہ شنبہ

۷ صفر ۱۳۶۹ھ

فی پرچہ ۱ؔ

جلد ۳	۲۹ نبوت ۱۳۲۸ ہش	۲۹ نومبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۷۳

لاہور ۲۸ نومبر۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کے متعلق آج شام کی اطلاع ہے کہ دو تین روز سے دل میں کچھ کمزوری آ رہی ہے۔ نبض بھی تیز ہے۔ احباب آپ کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

حضرت پیر منظور محمدؐ صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن ربوہ تشریف لے گئے ہیں اب دفتر قاعدہ یسرنا القرآن کا پتہ یہ ہوگا:۔ "حضرت پیر منظور محمدؐ صاحب دفتر قاعدہ یسرنا القرآن ربوہ ضلع جھنگ"

ہماری جدوجہد آزادی کی راہ میں سلامتی کونسل کا فیصلہ حائل نہیں ہو سکتا

احمدیہ مسجد لنڈن میں سردار محمد ابراہیم کی تقریر

لنڈن ۲۸ نومبر۔ کل شام لنڈن مسجد میں تقریر کرتے ہوئے سردار محمد ابراہیم نے کہا کشمیری مسلمان اپنے وطن کی آزادی کے لئے آخری دم تک لڑیں گے۔ اس عزم کا اظہار آزاد کشمیر حکومت کے صدر سردار محمد ابراہیم نے اس ایڈریس کے جواب میں کیا جو اسے لنڈن کی احمدیہ جماعت کی طرف سے پیش کیا گیا۔ مشہور کرکٹ کے کھلاڑی میر عبدالسلام نے اس جلسے کی صدارت کی۔

آپ نے کہا کشمیر اپنے وقوع کے لحاظ سے صرف ہندوستان و پاکستان کے لئے نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے اہمیت رکھتا ہے۔ جموں اور کشمیر کی سرحدوں سے چھ طاقتوں کے ڈانڈے ملتے ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔ روس، چین، افغانستان، تبت، پاکستان اور ہندوستان۔ اس صورت حالات کا تقاضا ہے کشمیر کے تحفظ کے مسئلے کو تمام مسائل پر ترجیح دی جائے۔ آپ نے کہا ہندوستان نے اپنی آزادی کے دو ماہ بعد ہی ہندو مہاراجہ کے آمرانہ راج کی آڑ لے کر ہماری آزادی کو سلب کرنے کے لئے دھاوا بول دیا۔ لیکن کشمیری مسلمانوں نے نہ آج تک ڈوگرہ راج کو تسلیم کیا اور نہ کبھی کریں گے۔ آپ نے سلامتی کونسل کے آئندہ اجلاس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہم مجلس اقوام کا احترام کرتے ہیں لیکن اگر وہ اس تھی کو سلجھانے سے قاصر رہی تو ہم اپنی جدوجہد آزادی کو کبھی ترک نہیں کریں گے۔

جلسے کے آخر میں صدر جلسہ نے قادیان کے نقصانات کا تذکرہ کیا۔ جو جماعت احمدیہ کا مقدس مرکز ہے اور جو دنیا بھر کے احمدیوں کے نزدیک مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے بعد قابل احترام مقام ہے۔

کراچی ۲۸ نومبر حکومت پاکستان نے آڈٹ اور اکاؤنٹس کے درجہ اول اور درجہ دوم کے عہدوں پر عورتوں کو ملازم رکھنے کی منظوری کا اعلان کیا ہے چنانچہ جو مرکزی اعلیٰ ملازمتیں و فروری کو پر کی جائیں گی ان میں عورتوں کو درخواستیں دینے کی بھی اجازت ہوگی۔ عورتوں کیلئے درخواستوں کی آخری تاریخ ۲۸ نومبر سے بڑھا کر ۱۰ دسمبر کر دی گئی۔

میرے لیک سکسس جانے کا مقصد

لنڈن ۲۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آزاد کشمیر حکومت کے صدر سردار محمد ابراہیم بی بی سی (ایسٹرن سروس) سے کل ۸ بجے شام تقریر نشر کریں گے آپ کی تقریر کا موضوع ہوگا میرے لیک سکسس جانے کا مقصد۔

بین الاقوامی کانفرنس کی زرعی کمیٹی کی لگانداری کے موجودہ نظام کو کاملاً بدل دینے کی سفارش

کراچی ۲۸ نومبر۔ آج کراچی میں بین الاقوامی اقتصادی کانفرنس کی لگانداری اور زرعی اصلاحات کی کمیٹی نے آج اپنی رپورٹ کو آخری شکل دے دی ہے۔ اب یہ رپورٹ کانفرنس کی رہبر کمیٹی کے روبرو پیش ہوگی۔ کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ اسلامی احکام کے مطابق موجودہ لگانداری کے نظام میں بنیادی اصلاحات کی جائیں۔ کاشتکاروں سے جبری محنت، بیگار، غیر قانونی طور پر روپیہ وصول کرنے کو ختم کیا جائے اور دیگر ان کی سلامتی کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں اور لگانداری کے موجودہ نظام کو کلیۃً بدل دیا جائے۔ تمام حکومتیں امکانی طور پر کوششیں کریں کہ پیداوار بڑھائی جائے۔ اس کیلئے کیمیاوی کھاد، بہترین بیجوں کا استعمال کیا جائے اور ٹڈی دل کی روک تھام کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں اور ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تمام اسلامی ممالک باہم صنعتی ماہرین کا تبادلہ کریں ——

اس کے ساتھ ہی بنکنگ کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے کہ تمام اسلامی ممالک کا ایک مرکزی بنک ہونا چاہیئے جو تمام ملکوں کے سکوں پر نگرانی کا کام کر سکے —— کانفرنس کے ایرانی وفد کے ایک رکن آقائے اسفندیاری نے کہا پاکستان کا قیام اسلام کے بنیادی احکام کی تجدید کی تحریک کیلئے عمل میں آیا ہے۔ ہم سب ہیں آج سے پہلے کبھی اس طرح متحد برادری کے قیام کا احساس پیدا نہ ہوا تھا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم غیر ملکی طاقتوں کی لوٹ کھسوٹ کی چالوں کو سمجھیں اور اس کا خاتمہ کریں۔ آپ نے کہا پاکستان نے دو سال کے قلیل عرصہ میں جن راہوں پر چل کر ترقی کی ہے میں بھی واپس جا کر اپنے ملک کے سامنے انہیں بطور مثال پیش کروں گا۔ —— الجیریا کے نمائندے نے کہا الجیریا اپنی ...

پیرزادہ سندھ اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی

کراچی ۲۸ نومبر۔ پاکستان کے وزیر صحت و زراعت آنریبل پیرزادہ عبدالستار سندھ مجلس قانون ساز کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ اس طرح خالی ہونے والی نشست کیلئے ضمنی انتخاب ۱۲ دسمبر کو ہوں گے۔ صوبائی مسلم لیگ کے صدر مسٹر کھوڑو نے صوبائی پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس سکھر ۲ دسمبر کو بلایا ہے تاکہ اس انتخاب کیلئے لیگی امیدوار کو ٹکٹ دینے کے معاملے پر غور کر سکے۔ ایک اطلاع کے مطابق سندھ حکومت کے وزیر اعظم بھی لیگ ٹکٹ کیلئے درخواست دے رہے ہیں۔

بین الاقوامی کانفرنس کو اسلامی ملکوں کی اقتصادی ترقی کے سلسلے میں کونے کے پتھر کی حیثیت حاصل ہے

کراچی ۲۸ نومبر بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس کے اتوار والے اجلاس میں انتہائی متحدہ تجارتی تعلقات اور ایک مستقل و متحدہ اقتصادی و تحقیقی تنظیم کے قیام کا مظاہرہ کیا گیا۔ نمائندوں نے کانفرنس کے پہلے اجلاس کو بین الاقوامی اسلامی تنظیم کے سلسلے میں کونے کے پتھر سے تشبیہ دی۔ تقریروں میں مسلم ممالک کی معیشتی و اقتصادی اہمیت کا خاص طور پر ذکر کیا گیا اور نمائندوں نے فی الواقعہ محسوس کیا کہ اگر وہ سر جوڑ کر بیٹھ جائیں تو مغربی ملکوں کے بلاک سے زیادہ متحدہ بلاک قائم کر سکتے ہیں۔

تقریروں سے صاف مترشح تھا کہ تمام نمائندوں پر مسلم ممالک کی اقتصادی مضبوطی آشکار ہو چکی ہے اور احساس پیدا ہو گیا ہے۔ ان وقتوں کو متحد کر کے عالم اسلام کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کل جب لبنان کا نمائندہ اپنے اور ملک شام کی طرف نمائندگی کے لئے پہنچا۔ تو کانفرنس میں شمولیت کے لئے آنے والے ملکوں کی تعداد ۱۸ ہو گئی معلوم ہوتا تھا کہ تمام ممالک اس بات کی تہ تک پہنچ گئے ہیں کہ وہ یہاں کسی ملک کی مخالفت کے لئے نہیں بلکہ صرف اپنے بگڑے ہوئے کاج سنوارنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ عرب لیگ کے نمائندے نے کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے کہا مسلم ممالک میں توسیع تجارت پر زور دیتے ہوئے کہا تمام حائل ہونے والی دیواروں کو گرا کر تمام مسلمان ملکوں کو ایک کنبے کی مانند کام کرنا چاہیئے۔ عراقی نمائندے نے کہا۔ وقت تمام مسلمان ملکوں میں احساس بیداری پیدا ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی تک انہیں قابل رہنمائی میسر نہیں آئی۔ آپ نے کہا میرا ملک بیتابانہ اس دن کو دیکھنے کے لئے بیتاب ہے جب اسلامی ممالک اقتصادی، اخلاقی اور ثقافتی ترقی کی راہ پر گامزن ہوں گے۔ سعودی عرب کے رکن نے پاکستان کو مختار اسلام کے نام سے موسوم کرتے ہوئے کہا پاکستان کی اقتصادی طریقوں میں رہنمائی اسلامی تعلیم کے مطابق ہے۔ آپ نے کہا لوگ حج کی تقریب سعید کی اصل روح کو بھول گئے ہیں۔ میرے نزدیک تو اقتصادی نقطہ نظر سے یہ بھی حج کمیٹی کا ایک اجلاس ہی ہے۔ ترکی نمائندے نے خطہ وار گروپ بنانے کی تلقین کی۔

ہند جنگ آزادی میں پاکستان کی امداد کا شکر گزار ہے کیونکہ محکوم رہ کر وہ کانفرنس کے فیصلوں سے کامل فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ پاکستان دنیائے اسلام کے لئے نہایت مقتدر سیاسی طاقت کا درجہ رکھتا ہے۔ ٹیونس اور لیبیا کے نمائندوں نے لیبیا کے حکام کی طرف سے پاکستان کا شکریہ ادا کیا کہ پاکستان نے مجلس اقوام میں چھوٹی قوموں کے حقوق کی حفاظت کی آواز اٹھا کر بیش بہا خدمت انجام دی ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو اپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر رتن باغ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا

قرضوں کی ادائیگی کے متعلق

ایک ضروری اعلان

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

احباب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے افراد کو آئندہ قرض صرف صدر انجمن احمدیہ یا تحریک جدید کی معرفت دیا جائے (لیکن قرض سے مراد اس جگہ پر روپیہ ہے یا تجارتی اجناس ہیں جو تجارتی اغراض سے دی جاتی ہیں (قرض سے مراد یہ نہیں جیسے کوئی گھر کے روزمرہ اخراجات کے لئے سبزی ترکاری یا گوشت وغیرہ چند گھنٹوں یا چند دنوں کے لئے ادھار لے لیتا ہے۔)

اگر کوئی دوست اس اعلان کے باوجود ان کو قرض دیں گے تو سلسلہ ایسے قرض کی وصولی میں کسی قسم کی امداد قرضخواہ کو نہیں دے گا۔ نہ اخلاقی نہ عملی اور قضا میں ایسے مقدمات نہیں سنے جائیں گے۔ نہ امور عامہ ایسے قرضوں کی وصولی کے متعلق کوئی کارروائی کرے گا۔ اور نہ خلیفہ وقت ایسی شکایتوں کی طرف کوئی توجہ کرے گا۔ ایسے شخص کو خود قرضدار سے معاملہ کرنا ہوگا یا سرکاری عدالت سے فیصلہ طلب کرنا ہوگا۔

یہ اعلان آئندہ قرضوں کے متعلق ہے۔ جو قرض کوئی احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے کسی فرد کو اس سے پہلے دے چکا ہو اسے چاہیئے کہ تین ماہ کے اندر اندر قضا میں بذریعہ ڈاک رجسٹری یا دستی با خذ رسید اپنا مطالبہ پیش کر دے۔ اگر درخواست کنندہ کا مطالبہ یہ ہوا کہ اس کے قرض کی میعاد ختم ہو چکی ہے۔ اس کا روپیہ واپس دلایا جائے۔ تو قضا اس پر غور کرے گی۔ اور اگر اس کی درخواست یہ ہوئی۔ کہ ابھی مدت ختم نہیں ہوئی۔ میرے دعوے کو رجسٹر کر لیا جائے۔ تاکہ اگر مدت کے ختم ہونے پر میرا روپیہ ادا نہ ہوا تو میں قضا میں نالش کر سکوں۔ تو ایسے شخص کے دعوے کو رجسٹر کر لیا جائے گا۔ اور مناسب وقت پر اگر دعویٰ کیا گیا تو قضا اس دعوے کو سنے گی۔ لیکن سرکاری عدالت یا قضا کے سوا اور کوئی راستہ بھی ان لوگوں کے لئے کھلا نہیں

جو لوگ ایسے امور میں مجھے خط لکھتے ہیں۔ ان پر میں واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ نہ میں نے کسی کو قرض دلوایا ہے۔ اور نہ میں اس کا ذمہ وار ہوں۔ میں کسی ایسی شکایت پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ایسی شکایتوں کے ازالہ کے دو ہی طریق ہیں۔ یا تو اوپر کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق قضا سے فیصلہ چاہنا یا سرکاری عدالت سے فیصلہ کروانا

میں اپنی اولاد کے متعلق ایک استثنا کر دینا چاہتا ہوں۔ چونکہ اولاد باپ کی وارث ہوتی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر میری اولاد میں سے کسی نے کوئی ایسا قرضہ لیا ہو۔ تو مجھے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس اولاد کے ورثے میں سے اگر کوئی ہو تو ایسا قرضہ ادا کرنے کی کوشش کروں۔ گو شرعاً اور قانوناً یہ مجھ پر واجب نہیں۔ لیکن میں اخلاقی طور پر اس حد تک کہ میرے قرضخواہوں کو نقصان نہ پہونچے۔ یا میری دوسری اولاد کو نقصان نہ پہونچے کوشش کرونگا کہ میری مقروض اولاد کے قرضے میرے قرضوں کی ادائیگی کے بعد اگر کوئی جائداد بچے تو قرضدار بیٹے کے حصہ کی حد تک اس کا قرضہ ادا کر کے اسے ورثہ سے محروم کر دوں۔ پس جن لوگوں نے مرزا ناصر احمد۔ مرزا مبارک احمد۔ مرزا منور احمد کو کوئی قرضہ دیا ہوا ہو۔ تو وہ علاوہ قضا کو اطلاع دینے کے مجھے بھی اطلاع دیں۔ تاکہ میں ذاتی طور پر بھی ان کے قرضوں کی ادائیگی کی کوشش کروں۔

مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کرے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

خدام کا آئندہ امتحان!

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو کشتی نوح کا امتحان ہوا تھا جس کا نتیجہ انشاء اللہ تعالیٰ چند روز میں شائع کر دیا جائے گا۔ دو مجالس کو بھی علیحدہ علیحدہ اطلاع کر دی جائے گی۔

شعبہ تعلیم کے ماتحت آئندہ امتحان مورخہ ۸ جنوری ۱۹۵۰ء کو ہوگا۔ جس کے لئے حسب ذیل نصاب مقرر ہے۔

کتاب دعوۃ الامیر —— پہلے ۹۰ صفحے تک

قرآن کریم باترجمہ —— پہلا پارہ نصف (ابتدائی آٹھ رکوع)

قائدین مجالس کوشش کریں کہ ان کی مجلس کے تمام اراکین اس امتحان میں شامل ہوں۔ کتاب دفتر ناظر صاحب تالیف و تصنیف ربوہ سے مل سکتی ہے۔ بغیر جلد قیمت تین روپے۔ مجلد چار روپے۔ ڈاک خرچ ایک روپیہ تک ہوگا۔ یہ امتحانات کا سلسلہ دراصل اس لئے مقرر کیا گیا ہے۔ تا احمدی نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد میں سلسلہ کے لٹریچر سے واقف ہو جائیں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ کے لئے

پرالی۔ کھوری۔ دب وغیرہ کی ضرورت ہے۔ تاکہ قیام گاہ مہمانان میں نیچے بچھائی جا سکے۔ اس کے لئے ربوہ کے گرد اگرد اضلاع جھنگ۔ لائلپور اور سرگودھا کی جماعتیں توجہ کریں۔ اور اپنے اپنے ہاں سے ان چیزوں کے ایک ایک دو دو گڈے اپنے طور پر خود انتظام کر کے ربوہ میں ہمارے پاس بھجوا دیں۔ تو یہ ضرورت بہت حد تک پوری ہو سکتی ہے۔ اس کام کے لئے بعض جگہ چوہدری عطا محمد صاحب دیہاتی مبلغ کو بھجوایا بھی جا رہا ہے۔ امید ہے۔ دوست ان سے بھی تعاون فرمائیں گے۔ (نائب افسر جلسہ سالانہ)

بقیہ صفحہ ۳

دشمنان اسلام کے باقی تمام متعصبانہ پروپیگنڈہ سے بھی نہیں پہنچا۔

"جہاد" کے بھی اُلٹے معنے لینے کا نتیجہ ہے۔

کہ مودودی صاحب کو یہ جرأت ہوئی کہ انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی وابی اور آپ کے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے مقدس جہاد پر یہ الزام لگایا۔ کہ انہوں نے روم و ایران کی حکومتوں کو مٹانے کے لئے بلا وجہ اور ناحق حملے کئے۔ چنانچہ رسالہ جہاد فی سبیل اللہ میں آپ فرماتے ہیں۔

یہی پالیسی تھی۔ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے بعد خلفائے راشدین نے عمل کیا عرب جہاں مسلم پارٹی پیدا ہوئی تھی۔ سب سے پہلے اس کو اسلامی حکومت کے زیر نگین کیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اطراف کے ممالک کو اپنے اصول و مسلک کی طرف دعوت دی مگر اس کا انتظار نہ کیا۔ کہ یہ دعوت قبول کی جاتی ہے یا نہیں۔ بلکہ قوت حاصل کرتے ہی اسلامی سلطنت سے تصادم شروع کر دیا آنحضرت کے بعد جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پارٹی کے لیڈر ہوئے۔ تو انہوں نے روم اور ایران دونوں کی غیر اسلامی حکومت پر حملہ کیا۔ اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حملہ کو کامیابی کے آخری مراحل تک پہنچا دیا۔ (صفحہ ۲۹)

مسلمانو! لفظ "جہاد" کے معنی اُلٹا کر یہ نتیجہ ہے جس پر مودودی صاحب پہنچے ہیں۔ کیا رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے سچے جانشینوں کے جہاد کے متعلق یہی رائے آپ کی بھی ہے۔ اگر یہی رائے آپ کی بھی ہے۔ تو آپ کو بشارت ہو کہ متعصب پادریوں اور دیگر دشمنان اسلام کی بھی یہی رائے ہے۔ پھر جب وہ کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کی نوک پر پھیلا ہے۔ تو آپ چڑتے کیوں ہیں؟

آپ کا مرسلہ چندہ بہر حال محفوظ ہے

پوسٹ آفس ربوہ میں عملہ کی کمی کے باعث ابھی تک منی آرڈر ناقابل تقسیم باقی ہیں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ بعض جماعتیں اپنے چندہ جات کی رقوم کو جو بھیج دی گئی ہوں۔ نہ پہلے چندہ کی رسید مل جانے تو یہ رقم روانہ کریں۔ ایسے اصحاب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بالکل مطمئن رہیں۔ ان کی مرسلہ رقوم بہر حال محفوظ ہیں۔ سوائے ان کے ضائع ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ اور محض اس خیال سے وہ چندہ جات کے روپے روک نہ رکھیں۔ اس ماہ میں بہت ہی تھوڑی جماعتوں نے اپنا تدریجی بجٹ پورا کیا ہے۔ عہدہ داران مال اس کمی کو پورا کرنے کی سعی بلیغ فرمائیں۔

(نظارت بیت المال)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

روزنامہ الفضل لاہور
۲۹ نومبر ۱۹۴۹ء

سب سے زیادہ مظلوم لفظ

اسلام نے اس قتال کے لئے جو صدر اول میں مسلمانوں کو مجبوراً دفاع اسلام کے لئے کرنا پڑا جہاد کا نام دیا ہے اس قتال کی اللہ تعالےٰ نے اس وقت اجازت دی۔ جبکہ کفار طاغوتی جارحانہ اقدام میں اس حد تک بڑھ گئے تھے۔ کہ خطرہ لگ گیا تھا۔ کہ اگر تلوار کا جواب اب بھی تلوار سے نہ دیا گیا تو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کا مطلب ہی فوت ہو جائے گا۔ اور دنیا میں خدا تعالےٰ کا نام لینے والا کوئی نہ رہے گا۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس اضطرابی دعا سے مترشح ہوتا ہے۔ جو آپ نے جنگ بدر کے وقت کی تھی۔ اور جس میں آپ نے مومنوں کی نصرت کے لئے اللہ تعالےٰ سے گڑگڑا گڑگڑا کر استدعا کی تھی۔ کہ اے خدا اگر مومنوں کو شکست ہوئی۔ تو زمین پر تیرا نام لینے والا کوئی نہیں رہے گا۔ شروع شروع میں جو جو ظلم کفار نے مسلمانوں پر لگاتار کئے۔ ان میں سے ہر ایک ایسا تھا۔ کہ میان سے تلوار نکالنے پر اکسانے کے لئے اور غصہ میں لانے کے لئے کافی تھا۔ مگر اس رحیم وکریم ذات نے اس وقت تک جب تک کہ اللہ تعالےٰ نے تلوار اٹھانے کی اجازت نہیں دی۔ ہمیشہ مسلمانوں کو جوابی کارروائی سے روکا۔ اور شکر وصبر کے ساتھ مظالم کو برداشت کرنے کی تلقین فرمائی۔ یہ صبر وشکر کی تلقین اس لئے نہیں تھی۔ کہ نعوذ باللہ آپ اپنی مادی کمزوری کو محسوس کر کے خاموش رہنے میں مصلحت سمجھتے تھے۔ اور اس وقت کے انتظار میں تھے۔ کہ آپکی طاقت بڑھ جائے۔ تو پھر مقابلہ کریں گے۔ جیسا کہ متعصب پادریوں نے الزام بھی لگایا ہے۔ بلکہ یہ اس لئے تھا کہ آپ کا مشن ہی دنیا میں امن و سلامتی کی رُوح پیدا کرنا تھا۔ کیونکہ جس دین کی رسالت آپ کو تفویض کی گئی تھی۔ اس کا نام ہی اسلام تھا یعنی سلامتی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ صرف اپنی آنکھوں سے مومنین پر ظلم ہوتا دیکھتے تھے۔ بلکہ خود اپنے آپ پر ظلم برداشت کرتے تھے۔ لیکن ہمیشہ انتقام سے پرہیز کرتے تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ اسلام اللہ تعالےٰ کا ہے۔ وہ خود اس کی حفاظت کرے گا۔ اور آپ کو اسلام کی حفاظت سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہ تھی۔ نہ اپنا مال اور نہ اپنی جان اور نہ کسی اور کی جان نہ مال وہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں ظلم وستم سہنے کو نعمت سمجھتے تھے۔ اور دوسروں کو بھی یہی تلقین کرتے تھے۔ اور ظلم سہہ کر اپنے ظلم کرنے والوں کو دعائیں دیتے تھے۔ اس لئے وہ ظلم سہتے مگر اُف تک نہ کرتے۔ مقابلہ میں تلوار اٹھانا تو بڑی بات تھی۔ ان کو اپنی ایذا اور تکلیفوں کی فکر نہیں تھی۔ بلکہ صرف اسلام کی فکر تھی۔ اگر ان کی ذاتی تکالیف میں اسلام کا فائدہ تھا۔ تو ان کو کوئی گلہ اور کوئی شکایت نہ تھی۔ وہ جانتے تھے کہ اللہ تعالےٰ اسلام کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے اپنے آپ پر سب قسم کے مظالم اٹھانے کے لئے اپنے تمام جسم اور اپنی تمام روح کے ساتھ تیار تھے۔ اس لئے آپ نے ظالموں کی جزا سزا تمام تر اللہ تعالےٰ پر چھوڑ دی تھی۔ ان کی رضا کا یہی تقاضہ تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالےٰ اپنے اسلام کی حفاظت کی خود تدبیر کرے گا۔ مسلمانوں میں بھی آپ نے یہی روح پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اور جب کبھی کوئی مسلمان جوش میں آتا۔ تو آپ اسکو صبر وشکر سے برداشت کی تلقین فرماتے۔

آپ کی یہ روش قطعاً کمزوری کی وجہ سے نہ تھی۔ اس کا ثبوت خود بدر کی جنگ ہے۔ چونکہ اللہ تعالےٰ نے کفار کے ظلم وستم کی سزا ان کو دینے کا ارادہ کر لیا تھا۔ اس لئے باوجود اس کے کہ مومنوں کی تعداد کفار سے نصف سے بھی کم تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے ان کا مقابلہ کیا۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی طاقت نہائت تھوڑی تھی۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی اصول ہوتا جو مودودی صاحب کا ہے کہ "اگر مسلم پارٹی میں طاقت ہوگی۔ تو وہ لڑ کر غیر اسلامی حکومتوں کو مٹا کر اسلامی حکومت قائم کرے گی۔" تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کفار کے مقابلہ کے لئے کبھی نہ نکلتے۔ اس بات کا ثبوت کہ خود آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی کمزوری کا احساس تھا وہ خود عظیم الشان دعا ہے جو آپ نے اللہ تعالےٰ کے حضور کی ظاہری اسباب سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ مومنوں کی شکست ہے لیکن چونکہ اللہ تعالےٰ کا حکم تھا۔ اس لئے مقابلہ ناگزیر تھا۔ مودودی قسم کے سیاسی اور ظاہر بین لوگوں نے آپ کو روکا بھی۔ لیکن چونکہ یہ اللہ تعالےٰ کا فیصلہ تھا اور اٹل تھا اس لئے آپ نے ممولوں کو شہبازوں سے لڑوا دیا۔ اس کا جو نتیجہ ہوا اس کو ساری دنیا جانتی ہے۔ ساری دنیا کی تاریخ اس کی نظیر نہیں پیش کر سکتی۔ بدر میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فدائیوں نے ثابت کر دیا۔ کہ جب ممولے بھی اللہ تعالےٰ کے حکم سے شہبازوں کے مقابلہ کے لئے نکلتے ہیں تو فتح پاتے ہیں۔

یہ جنگ کیوں ہوئی اور باوجود ظاہری اسباب کی انتہائی کمی کے مومنوں کو کیوں فتح ہوئی۔ اس لئے نہیں کہ یہ جنگ مودودی صاحب کے من گھڑت نظریہ کے مطابق لڑی گئی تھی۔ کہ طاقت ہو تو غیر اسلامی حکومتوں کو مٹا دو۔ بلکہ اس لئے کہ یہ جنگ اللہ تعالےٰ کے حکم سے لڑی گئی تھی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ ظالموں کو جو تلوار سے اسلام کو مٹانا چاہتے تھے تلوار ہی سے سزا دینا چاہتا تھا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک اب ضروری ہو گیا تھا کہ ان کو سزا دی جائے۔ وہ اس حد سے تجاوز کر گئے تھے جس حد تک مومنوں کا ستم اٹھا کر دعائیں دینا ان کی اصلاح حال کے لئے کافی ہوتا

مومنوں کی یہ جنگ ان معنے میں جنگ نہیں تھی جن معنی میں سیاسی طبع لوگ جنگ کو جنگ سمجھتے ہیں۔ یہ اقدام تھا صرف اسلام کے دفاع کے لئے آخری چارہ کار تھا۔ لئے اسکو جنگ کہنا غلط تھا۔ اس لئے اسلام نے اس کا نام جہاد رکھا۔ اس لئے کہ جہاد کے معنے ہیں کوشش کرنا۔ اور چونکہ کفار نے اسلام کو مٹانے کے لئے تلوار اٹھائی تھی۔ اور تلوار کے ظلم کو ایسی حد تک پہونچا دیا تھا کہ تلوار ہی سے اسکو روکنا اللہ تعالےٰ کے نزدیک مناسب تھا۔ اسلام کی جد وجہد میں یہ جنگ کا مرحلہ کفار کے عمل کی وجہ سے آ گیا تھا۔ اس لئے اس مجبوری لڑائی کو جہاد ہی کہنا انسب تھا خود یہ لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کفار کی پیدا کردہ جنگ کے جواب میں جو جنگ مسلمانوں نے کی۔ اس کو جہاد کا نام اس لئے دیا گیا۔ کہ یہ اسلام کی جد وجہد کے تسلسل میں آ گیا تھا۔ دنیا کا لادینی سے لادینی قانون بھی ایسی جنگ کو جو خالصۃً ایسے حالات میں لڑی جائے۔ جن حالات میں مثلاً بدر کی جنگ لڑی گئی تھی جنگ کے عام معنے میں جنگ نہیں کہے گا۔ اسلام نے عام جنگوں سے امتیاز کے لئے ہی اس کو جہاد کا نام دیا۔ اس لئے کہ اس جنگ کا امتیاز یہ ہے کہ یہ جارحانہ نہیں بلکہ محض دفاعی ہے۔

افسوس ہے کہ امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ خود مسلمان اس لفظ کا صحیح اطلاق بھول گئے۔ اور اس کے معنے محض قتال کرنے لگے۔ اور اسکو معمولی جنگ کا مترادف بنا دیا۔ اس سے بھی بڑھ کر بعض بر خود غلط علما نے یہ ظلم کیا۔ کہ بعض واقعات سے دھوکہ کھا کر اس لفظ کا اطلاق ایسی جارحانہ جنگ پر بھی کر دیا۔ جس کے روکنے کے لئے ایسی دفاعی جنگ کو جہاد کا نام دیا گیا تھا۔ اسلام نے تو ایسی جنگ کو جو کفار کی جارحانہ جنگ کو روکنے اور ان کے ظلم کی سزا کے لئے کی گئی تھی۔ اس لئے جہاد کا نام دیا تھا کہ کفار کی جارحانہ جنگوں سے اس کا امتیاز قائم ہو جائے۔ مگر ہمارے سیاسی ملاؤں نے جہاد کے معنے یہ بنا لئے کہ تلوار کے ذریعہ غیر اسلامی حکومتوں کو مٹا کر ان کی جگہ اسلامی حکومت قائم کرنا جہاد ہے۔ یعنی دوسروں پر خود جارحانہ حملہ کرنا جہاد ہے۔ اسلام نے تو فتنہ وفساد کا آغاز کرنے والوں کے خلاف جو دفاعی کارروائی انہی کے ہتھیاروں سے کی جاتی ہے۔ اسکو جہاد کہا تھا تاکہ مومن فتنہ وفساد کے آغاز کرنے والوں میں نہ ہو جائیں۔ مگر ہمارے ان خانہ ساز ایجاد بندہ قسم کے مجتہدوں نے کہا کہ دین پھیلانے کے لئے فتنہ وفساد کا آغاز کرنا عین جہاد ہے۔ کتنی ستم ظریفی ہے کہ جس برائی سے بچانے کے لئے صدر اول کے مسلمان کے مجبوری قتال وجدال کو جہاد کا مقدس نام دیا گیا تھا۔ اسی برائی کا مفہوم خود اس مقدس لفظ میں ٹھونس دیا گیا ہے۔ اور اس میں یہ غیر مقدس مفہوم داخل کر کے ان مقدس لوگوں پر بھی اتہام لگا دیا گیا ہے۔ جنہوں نے اس مقدس لفظ کو اپنی بے لوث اور با امر مجبوری جنگوں کو اس شنیع مفہوم سے پاک ومُمیز کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کے حکم سے اختیار کیا تھا۔

پاک لفظوں پر لوگوں نے بڑے بڑے ظلم کئے ہیں۔ مگر ان سب میں سے جو ظلم لفظ "جہاد" پر خود مسلمانوں کے ہاتھوں ہوا۔ اس کی داستان نہائت دردناک ہے۔ شہادہ۔ حضرت۔ ذات شریف رشید وغیرہ سب مظلوم الفاظ ہیں۔ اور بھی کتنے ایسے الفاظ ہیں۔ لیکن "جہاد" کا لفظ سب سے زیادہ مظلوم ہے۔ اس لئے کہ اس کا مفہوم الٹنے سے خود "اسلام" پر ضرب پڑتی ہے۔ اور محض جہاد کے اس الٹے مفہوم کی وجہ سے آج اسلام تمام دنیا کی اقوام میں بدنام ہو کر رہ گیا ہے۔ اس ایک لفظ کے مفہوم الٹنے سے جو نقصان تبلیغ اسلام کو پہونچا ہے۔ وہ

(باقی صـ۲ پر)

نواب چوہدری محمد الدین صاحب مرحوم

ازمکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے

۱۹۲۵ء کا واقعہ ہے کہ ضلع شیخوپورہ کے مصلیوں کا ایک وفد قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور انہوں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ گورنمنٹ ضلع شیخوپورہ کے تمام مصلیوں کو جرائم پیشہ اقوام میں داخل کرنے کی تجویز کر رہی ہے۔ حضور نے اس وفد کو میرے سپرد کیا اور حکم فرمایا۔ کہ ان کی امداد کی جائے غالباً وجہ یہ تھی کہ میں ان دنوں ناظر دعوۃ و تبلیغ تھا۔ اس وفد کے لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ضلع کے تمام زمینداروں نے ہمیں یہی کہا ہے۔ کہ قادیان جاؤ ان لوگوں کے سوا مسلمانوں میں سے کوئی اور تمہاری مدد کامیابی سے نہیں کر سکے گا۔ میں نے ان لوگوں سے گورنمنٹ کے اس اقدام کی وجہ دریافت کی۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں میں بھی جرائم پیشہ ہیں جیسے دوسری اقوام میں ہیں۔ بلکہ پچھلے ۱۲ سال میں ۴۵ ہزار کے قریب چوہڑے ضلع شیخوپورہ اور منٹگمری اور گوجرانوالہ میں مسلمان ہو گئے۔ اس واقعہ سے سکھوں میں سخت ہیجان ہے۔ اور وہ ہمیں مذہبی سکھ بنانا چاہتے ہیں۔ اس وقت اتفاقیہ D.S.P. سکھ ہے۔ اور S.P. انگریز ہے۔ اور وہ D.S.P. کی رائے پر اندھا دھند عمل کرتا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھا کر اس نے ہمیں جرائم پیشہ اقوام میں داخل کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاکہ آئندہ یہ رَو بند ہو جائے۔ اور ضلع لاہور اور دیگر حصہ گوجرانوالہ اور سیالکوٹ پر اثر نہ پڑے پہلے یہی سکھ ضلع منٹگمری میں تھا۔ اور وہاں وہ مصلی قوم کو جرائم پیشہ اقوام میں داخل کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اور اب ضلع شیخوپورہ میں تبدیل ہو گیا ہے۔ وہی کارروائی یہاں شروع کر دی ہے

القصہ میں شیخوپورہ گیا۔ اور چوہدری عالم دین صاحب احمدی وکیل کے پاس قیام کیا۔ اور حالات کا جائزہ لیکر چوہدری محبت خان واگہ اور رائے اسمٰعیل خان بھٹی اور دیگر معزز زمینداروں سے جا کر ملا۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ شیخوپورہ کے ڈپٹی کمشنر چوہدری محمد دین صاحب مرحوم و مغفور ہیں۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ در پردہ احمدی ہیں۔ لیکن ان سے ملنے سے قبل میں دو دفعہ انگریز S.P. کو ملا۔ اور اسکو سمجھایا کہ مصلی کوئی خاص قوم نہیں۔ چوہڑوں میں سے جو مسلمان ہو جائے اسے مصلی کہتے ہیں۔ اب فرض کیجئے چار بھائی چوہڑے ہیں۔ ایک چوہڑا ہی رہتا ہے۔ دوسرا مذہبی ہو جاتا ہے۔ اور تیسرا مصلی ہو جاتا ہے۔ اور چوتھا عیسائی تو گورنمنٹ کے اس اقدام کا منشاء یہ ہوا۔ کہ چوہڑا بھی نیک ہے اور مذہبی یعنی جو سکھ ہو گیا ہے وہ بھی نیک ہے۔ اور جو عیسائیت کو اختیار کرتا ہے وہ بھی نیک ہے۔ اور جو مسلمان ہو جاتا ہے وہ بدمعاش ہے۔ اور عادی جرائم پیشہ ہے۔ یا تو آپ ساری قوم چوہڑہ کو زیرایکٹ کر لیں۔ اور اس میں مصلی۔ مذہبی۔ عیسائی اور اپنے آبائی مذہب پر قائم رہنے والے چوہڑے سب کو زیرایکٹ کر لیں۔ اور یا کسی کو بھی زیرایکٹ نہ کریں۔ کیونکہ اس طرح آپ اسلام پر بحیثیت مذہب حملہ کرتے ہیں۔ اور اسکو مسلمان برداشت نہیں کریں گے۔ لیکن S.P. کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی۔ اور وہ یہی کہتا چلا گیا کہ یہ گورنمنٹ کا انتظامی معاملہ ہے آپ اس میں دخل نہ دیں۔ گورنمنٹ ورک سکھوں کے بعض گاؤں کو جرائم پیشہ اقوام میں داخل کر رہی ہے۔ اسی طرح بعض جگہ مسلمانوں کو زیرایکٹ کر رہی ہے۔ تو مصلیوں کے متعلق اعتراض اٹھانا درست نہیں۔ اسی عرصہ میں ڈسٹرکٹ بورڈ شیخوپورہ کا ایک جلسہ ہوا۔ اور ان لوگوں کے مشورہ سے مجھے ایک جلسہ کرنے کے لئے کہا۔ اس جلسہ میں ان لوگوں نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مسلمانانِ ضلع شیخوپورہ کی طرف سے اس کام کے لئے مجھے نمائندہ مقرر کیا گیا۔

یہ کارروائی اس لئے کرنی پڑی کہ S.P. صاحب نے مجھے دونوں دفعہ ملاقات میں کہا تھا۔ کہ یہ اس ضلع کے لوگوں کا معاملہ ہے۔ آپ ضلع گورداسپور سے آکر خواہ مخواہ کیوں دخل دیتے ہیں۔ اس عرصہ میں میں نے چوہدری عالم دین صاحب کے ذریعہ چوہدری نواب محمد الدین صاحب مرحوم سے ملاقات کا انتظام کیا۔ چوہدری صاحب نے مجھے کھانے پر بلایا۔ اور میں نے اس وقت جو کارروائی ہو چکی تھی۔ وہ ان کو بتلائی۔ اور S.P. صاحب کی نامعقولیت بھی واضح کی۔ انہوں نے مجھے ہدایت دی کہ آپ ایک اس مضمون کی درخواست مجھے لکھ کر دیں۔ اور ساتھ ضلع کے زمینداروں کے محضرنامہ کی نقل بھی شامل کر دیں۔ میں اسکو سمجھا دوں گا۔ اور ایک ملاقات کر کے اسے واضح کر دیں۔ اس سے پریس اور پبلک میں ایجی ٹیشن ہو گا اور پنجاب اسمبلی میں سوالات کئے جائیں گے۔ یہ کارروائی کر کے میں واپس قادیان آ گیا۔

اس کے چند ماہ بعد معلوم ہوا کہ مصلیوں سے یہ مصیبت ٹل گئی ہے۔ اور یہ ساری کارروائی مکرم چوہدری صاحب مرحوم کی معاملہ فہمی کا نتیجہ تھا ورنہ جماعت کو کافی وقت اور روپیہ خرچ کرنا پڑتا۔ اور پھر کامیابی یقینی نہ تھی۔ مصلی قوم خود اور علاقہ کے زمیندار بہت مشکور ہوئے۔ اور انہوں نے احمدیت میں داخل ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس وقت ان کو احمدیت میں داخل کرنا مناسب نہ سمجھا۔ کیونکہ اس وقت اتنی بڑی قوم کی تربیت اور تعلیم کا ہمارے پاس سامان نہ تھا۔ نیز یہ خیال تھا کہ لوگ پولیس اور حکام کے خلاف حفاظت حاصل کرنے کے لئے جماعت میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ نہ کہ حقیقی مذہبی جذبہ کے ماتحت۔

اس ضمن میں میں مولوی علم دین صاحب مرحوم کا بھی ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ مولوی علم دین صاحب خواجہ کمال الدین صاحب کے اثر سے بیعت خلافت سے محروم رہے۔ لیکن قیام شیخوپورہ کے زمانہ میں مجھے نہایت محبت اور اخلاص سے ملتے رہے۔ اور امداد کرتے رہے۔ ان میں اس شوخی کا کوئی شائبہ نہ تھا۔ جو اس جماعت کے اکثر لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ اور جب کبھی مجھے ملتے چہرہ پر شرمساری اور معذرت ٹپکتی تھی۔ ۱۹۰۵ء میں جب میں اسلامیہ کالج لاہور جا کر داخل ہوا ہوں مجھے مولوی علم الدین صاحب مرحوم اور مرزا غلام رسول صاحب رضی اللہ عنہ اکٹھے ملے۔ اس لئے ان دونوں کی یاد اکٹھی ہی آتی ہے۔ مرزا غلام رسول صاحب اور مولوی علم الدین صاحب۔ شیخ محمد تیمور اور چوہدری ضیاء الدین رضی اللہ عنہ اور میری اکثر کالج میں مجلس اکٹھی رہتی تھی۔ مکرم شیخ صاحب تو یوں ہم سے جدا ہو گئے۔ اور یہ تینوں صاحب اپنے مولا کریم سے جا ملے۔

اللھم ارحم و اغفر ھم

خدمتِ دین کا ایک موقعہ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر گوشت کے لئے جانوروں کو پاس کرنے کے لئے ہمیں ایسے ڈاکٹروں اور گوشت کا کام کرنے والے دوستوں کی ضرورت ہے جو جلسہ سالانہ کے ایام میں یہ خدمت سر انجام دے سکیں۔

(نائب افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب سابق مبلغ امریکہ کی
حالت صحت اور درخواست دعا

مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

خاکسار دو۲ ماہ ہسپتال رہنے کے بعد ۲۹ر اگست کو گھر واپس آیا تھا۔ گھر آنے کے بعد عام صحت نسبتاً گر گئی تھی۔ مگر پھر کچھ اچھی ہو گئی ہے مگر ابھی تک صاحب فراش ہوں۔ اور بیماری اور علاج معالجہ کا معاملہ کچھ پیچیدہ سا ہے۔ مصنوعی ٹانگ لگانے کے متعلق بھی ابھی کئی مشکلات ہیں۔ اور جبتک یہ ٹانگ ٹھیک طور پر نہ لگ جائے۔ میں چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہو سکتا۔

دراصل بیس سال تک امریکہ کے مخصوص ماحول میں رہ کر جب سے پاکستان آیا ہوں۔ یہاں کے حالات میرے لئے ناموافق ہو رہے ہیں۔ اور میں ابھی تک اطمینان اور سکون کے ساتھ زندگی بسر نہیں کر سکا۔ بالعموم بیمار رہا۔ گذشتہ دس ماہ تو بستر پر ہی بسر ہوئے۔ خدمت دین کے لئے روح تڑپ رہی ہے۔ مگر قدم قدم پر مجبوریاں حائل ہیں۔ دل بیقرار ہے۔ کہ ؎

ساقی ہو مے ہو جام ہو ابر بہار ہو
اتنی پیوں کہ حشر کے دن بھی خمار ہو

ان حالات میں مخلصین سلسلہ سے میری عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ وہ دعا فرمائیں۔ کہ جس خدا نے مجھے موت کے منہ سے بچا کر نئی زندگی دی ہے۔ وہی مجھے کامل صحت بھی عطا فرمائے۔ مجھے مصنوعی ٹانگ کے ذریعے چلنے پھرنے کے قابل بنائے۔ دین کی خدمت کی توفیق دے۔ میرے گناہوں کو معاف فرمائے۔ اور میری مشکلات کو دور فرمائے اور مجھے اور میرے اہل و عیال کو صالح۔ خادم دین بااقبال اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔

میری احباب سے التماس ہے۔ کہ وہ میرے لئے دعا کو اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ میں پورے طور پر صحتیاب نہ ہو جاؤں۔

درخواست ہائے دعا

میرا بھائی تقریباً ۶ ماہ سے ایک موذی مرض میں مبتلا ہے اور ڈاؤڈر سینی ٹوریم میں داخل ہے۔ بزرگان جماعت احمدیہ سے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ جلد اس موذی مرض سے نجات دلائے۔ آمین ثم آمین

(بشیر الدین احمد ڈاؤڈر سینی ٹوریم ضلع ہزارہ)

۲۔ میرا لڑکا حفاظت احمد بعارضہ دمہ بیمار ہے۔ ازراہ کرم احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ اور اگر کوئی نسخہ مجرب ہو تو تحریر فرمائیں

(خاکسار عبدالرحمٰن بی۔ اے دہر سنگھ) پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھلوال ضلع سرگودھا۔

پیشگوئی اسمہٗ احمد

(۸)

(تقریر ابوالبشارت مولوی عبدالغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ جو آپ نے اپریل ۱۹۴۹ء کو ربوہ میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرمائی)

کیونکہ آپ کو خدا نے بار بار احمدؐ کے نام سے پکارا۔ آپ نے اپنے آپ کو احمد کہا۔ قوم کو احمدانہ اوصاف پیدا کرنے کی ہدایت فرمائی۔ اور پیشگوئی مذکور کو اپنے اوپر چسپاں کیا۔ مگر بایں ہمہ جیسا کہ میں ابتداء میں واضح کر چکا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محمدؐ بھی ہیں اور احمد بھی۔ ماحی بھی اور حاشر بھی۔ مگر آپ کے احمد ہونے کی اصلی شان اور اصلی مقام اس وقت ہوگا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے منعم حقیقی خدا تعالےٰ کے سامنے عاشقانہ۔ والہانہ احمدانہ اور سائلانہ حیثیت سے کھڑے ہوں گے۔ اور خدا تعالےٰ کی ذات شانِ محمدیت سے جلوہ گر ہو رہی ہو گی۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسی انسان کو مدنظر رکھ کر ہرگز احمد نہیں کہلا سکتے۔ ایسا تو تصور کرنے والا بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سخت ہتک کرنے والا ہی ہو سکتا ہے۔ اسی طرح بے شک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محمدؐ بھی ہیں۔ مگر آپ کی شانِ [illegible]ریت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ آپ کے در پر کوئی آپ کا خادم عاشقانہ۔ والہانہ اور احمدانہ اور سائلانہ حیثیت سے کھڑا ہو کر کہہ رہا ہو۔ کہ بے شک سہ

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

پھر

مصطفیٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے دیں دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

کُلّ برکۃ من محمد صلے اللہ علیہ وسلم

انی اریٰ فی وجھک المتھلل
شانا یفوق شمائل الانسانی

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحر کمالِ محمدؐ است

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسی لحاظ سے بھی محمد اور احمد ہیں۔ کہ آپ صفت جلالی اور جمالی کا مجموعہ تھے۔ اور یہ دونوں صفات کامل طور پر الگ الگ ناموں اور الگ الگ زمانوں کے ساتھ تعلق رکھتی تھیں۔ صفت جلالی کے ظہور کے وقت آپ اسم محمدؐ کا مظہر تھے۔ جس نام کی خبر حضرت موسیٰ ؑ نے دی تھی۔ اور آپ اپنی صفت جمالی کے ظہور کے وقت اسم احمد کے مظہر تھے۔ جس کی خبر حضرت عیسیٰ ؑ نے دی تھی۔ گویا ایک ہی ہستی کی دو صفات کے پورے پورے ظہور کے لئے دو نام اور ان کے مناسب حال دو الگ الگ زمانے مقدر تھے۔ پہلے زمانہ کے لئے تو صفت جلالی کے ظہور کے لئے جس وجود کو چنا گیا۔ اس کا نام نامی اور اسم گرامی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھا۔ جو بمنزلہ باپ کے تھے۔ اور دوسرے زمانہ میں جس وجود کو صفت جمالی کے ظہور کے لئے چنا گیا۔ اس کا نام نامی و اسم گرامی حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام تھا۔ جو بمنزلہ بیٹے کے تھا۔ پس یہ مسئلہ کوئی اہم اور پیچیدہ مسئلہ نہ تھا۔ کیونکہ محمد اور احمد ایک جہت کے لحاظ سے ایک بھی ہیں۔ اور دوسری جہت کے لحاظ سے دو الگ الگ وجود بھی۔ جن سے ایک وجود کی خبر حضرت موسیٰ ؑ نے دی تھی۔ جو محمدؐ نام سے موسوم ہوا۔ اور دوسرے وجود کی خبر حضرت عیسیٰ ؑ نے دی تھی۔ جو احمد نام سے موسوم کئے گئے۔ اس کیفیت کو ایک زنجیر یا ایک رسّہ کی مثال سے بھی بآسانی سمجھا جا سکتا ہے۔ جس کا وجود تو ایک ہوتا ہے۔ مگر اس کے سرے دو ہوتے ہیں۔ ایک ابتدائی سرا اور ایک انتہائی سرا۔ دونوں کنارے ایک ہی رسے کے کنارے ہونے کی وجہ سے ایک وجود کے حکم میں بھی ہوں گے۔ مگر دو اطراف میں ہونے کی وجہ سے دو بھی کہلائیں گے۔ ہاں جس کو آخری یا دوسرا کنارہ کہا جائیگا۔ اس کا وجود پہلے کنارے کے وجود پر موقوف ہوگا۔ پہلا کنارہ ہوگا۔ تو دوسرا کنارہ بھی ظاہر ہوگا اگر پہلے کنارے کا وجود نہ ہوگا۔ تو دوسرے کا وجود بھی محال ہوگا

ایک اور بیّن ثبوت

میں نے اس بات کو ثابت کرنے کی حتی الوسع پوری کوشش کی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبشر حضرت موسیٰ ؑ ہیں۔ اس قدر وضاحت کے باوجود بھی اگر کوئی مسلمان کہلانے والا دوست حضرت موسیٰ ؑ اور حضرت عیسیٰ ؑ دونوں نبیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مستقل طور پر بشارت دینے والے وجود سمجھے تو اسے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ قرآن کریم اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق بشارت دینے والا صرف اور صرف حضرت موسیٰ ؑ کو ہی قرار دیا ہے۔ اور پھر بڑے مضبوط اور پکے دلائل کے ساتھ اس بات کو ثابت کیا ہے۔ کہ موسوی سلسلہ میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ابتدائی بشارت دینے والے صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اور بنی اسرائیل کے دیگر انبیاء حضرت موسیٰ ؑ کی اس پیشگوئی کے تصدیق کرنے والے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا۔ شھد شاھدٌ من بنی اسرائیل (سورہ احقاف ع۱)

کہ بنی اسرائیل میں سے صرف ایک شاہد تھا۔ جس نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کی خبر دی تھی۔ یہ قابل غور امر ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ ؑ اور حضرت موسیٰ ؑ دونوں نبیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مستقل طور پر اس طرح خبر دی ہوتی۔ کہ ایک کی بشارت کا دوسرے نبی کو علم نہ ہوتا۔ تو اللہ تعالےٰ کو کہنا یہ چاہیئے تھا۔ کہ شھد شاھدان۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دو شاہدوں نے خبر دی تھی۔ مگر خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ صرف ایک شاہد نے آپ کی بعثت کی خبر دی تھی۔ اور پھر اس ایک شاہد کی تخصیص کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ کہ شھد شاھدٌ من بنی اسرائیل۔ کہ وہ ایک شاہد بنی اسرائیل میں سے تھا۔ پھر اس سے بھی زیادہ اس ایک شاہد کی شناخت کراتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ شھد شاھدٌ من بنی اسرائیل علیٰ مثلہ۔ کہ بنی اسرائیل کے کئی نبیوں میں سے جس ایک نبی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاً خبر دی تھی۔ اس سے ہماری مراد وہ شاہد ہے۔ جس نے کہا تھا۔ کہ میری مانند نبی آئے گا۔ اور یہ بات توریت و قرآن کریم سے باوضاحت ثابت کی جا چکی ہے۔ کہ حضرت موسیٰ ؑ نے ہی فرمایا تھا۔ کہ میری مانند ایک عظیم الشان نبی آئے گا۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد پر خدا تعالےٰ نے بھی فرمایا۔ کہ ہم نے موسیٰ ؑ کی مانند نبی مبعوث کر دیا۔

پھر اس سے بھی معاملہ کو صاف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من قبلہ کتاب موسیٰ۔ کہ آنحضرت صلعم کا ذکر آپ کے پہلے حضرت موسیٰ ؑ کی کتاب میں موجود ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ یجدونہ مکتوباً عندھم فی التورٰۃ۔ کہ آنحضرت وہ نبی ہیں۔ جن کی خبر تورات میں اب تک موجود ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ

اس جگہ ایک اور وہم پیدا ہو سکتا تھا۔ اور وہ یہ کہ اللہ تعالےٰ نے تورات کے ساتھ انجیل کا بھی ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ یجدونہ مکتوباً عندھم فی التورٰۃ والانجیل۔ کہ تورات میں بھی نبی کریمؐ کی خبر ہے۔ اور انجیل میں بھی۔ لہذا ثابت ہو گیا۔ دونوں نے آنحضرتؐ کی خبر دی تھی۔ اس کا حل کرتے ہوئے فرمایا۔ من قبلہ کتاب موسیٰ اماماً۔ کہ آنحضرت صلعم کی خبر آپ سے پہلے حضرت موسیٰ ؑ کی کتاب میں اماماً دی گئی تھی۔ انجیل کو وہی پیشگوئی کرنے کا اماماً حق حاصل نہ رہا بلکہ اس کو مقتدی کا مقام حاصل ہوا۔ جس مقام کو دوسرے لفظوں میں نقل یا تائید یا تصدیق کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً جب کوئی امام صلوٰۃ اللہ اکبر کہتا ہے۔ تو اسکی اقتداء میں اگر دس ہزار نفوس بھی اللہ اکبر کہیں۔ تو ان سب کا اللہ اکبر کہنا امام کی نقل کرنا یا تصدیق کرنا یا تائید کرنا ہی کہلائے گا۔ اسی لحاظ سے تورات کا پیشگوئی کرنا گویا امام کے رنگ میں ہوگا۔ اور تورات کے بعد انجیل کا وہی پیشگوئی کرنا تائیدی یا تصدیقی رنگ ہی ہوگا۔ اور جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ حضرت عیسیٰ ؑ نے خود اقرار کیا تھا۔ کہ مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ۔ کہ مجھ سے پہلے جس پیشگوئی کو موسیٰ ؑ نے امامت کے رنگ میں تورات میں بیان کیا تھا۔ میں اسکی تائید اور تصدیق کرتا ہوں۔

پس یجدونہٗ مکتوباً عندھم فی التورٰۃ والانجیل کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق تورات میں مستقل طور پر اور امامت کے رنگ میں پیشگوئی کا ذکر پاؤ گے۔ اور انجیل میں تائیداً یا تصدیقاً اسکی پیشگوئی کا ذکر پاؤ گے۔ پس سورہ احقاف والی آیت کریمہ نے اس مسئلہ کو بالکل ہی صاف کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے آنحضرت صلعم کی مستقل اور ابتدائی اور اماماً پیشگوئی کرنے والے حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ جنہوں نے کہا تھا۔ میری مانند نبی آئے گا۔ اور حضرت عیسیٰ ؑ اس کے مصدق ہیں۔

ایک اور ثبوت

چنانچہ اس مضمون کی تائید قرآن کریم کی ایک دوسری آیت بھی کرتی ہے۔ جیسے فرمایا۔ اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَیَتْلُوْہُ شَاھِدٌ مِّنْہُ وَمِنْ قَبْلِہٖ کِتٰبُ مُوْسٰٓی اِمَامًا وَّرَحْمَۃً اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ (ھود ع۲) کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت میں شبہ کی کونسی گنجائش ہے کیونکہ آپ کی سچائی تین طرح سے ثابت ہے۔ اول آپؐ خود اپنے دعوی نبوت کے دلائل اپنے ساتھ رکھتے ہیں جیسے فرمایا۔ علیٰ بینۃ من ربہ۔ دوم آپ کے متعلق پہلے سے حضرت موسیٰ ؑ کی کتاب توریت میں اماماً اور مستقل طور پر پیشگوئی کی گئی ہے۔ جیسے فرمایا ومن قبلہ کتاب موسیٰ اماماً۔ اور یہود اب بھی اس بات کے قائل ہیں۔ کہ ان کی کتاب میں ایک اہم اور عظیم الشان نبی کی پیشگوئی موجود ہے۔ تیسرے یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ایک نبی آپ کی امت میں سے پیدا ہوگا۔ جو آپ کی سچائی کا گواہ ہوگا۔ جیسے فرمایا۔ ویتلوہ شاھدٌ منہ (نوٹ منہ سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا متبع اور آپ کا امتی شاہد ہے۔ جیسا کہ سورہ ابراہیم میں حضرت ابراہیم فرماتے ہیں۔ من تبعنی فھو منی۔ کہ میرا متبع ہی منی کہلا سکتا ہے) اس آیت کریمہ میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے جس کتاب کو آپ کی سچائی کے اظہار کے لئے پیش کیا گیا اسکو کتاب موسیٰ ہی کہا گیا ہے۔ کتاب عیسیٰ نہیں کہا گیا۔ حالانکہ انجیل کا زمانہ آنحضرتؐ سے قریب تر تھا۔ اس لئے اس کا نام لینا چاہیئے تھا۔ پس حق اور سچ یہی ہے۔ کہ موسوی سلسلہ کے نبیوں میں سے اولاً جس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کی تھی۔ وہ حضرت موسیٰ ؑ ہی تھے۔ باقی جس قدر انبیاء نے آپ کی خبریں دیں۔ وہ حضرت موسیٰ ؑ کی پیشگوئی کی تائیدی اور تصدیقی پیشگوئیاں کہلا سکتی ہیں۔ جن کو مستقل حیثیت ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس حضرت زکریاؑ ہوں یا حضرت یحییٰ ؑ۔ حضرت داؤدؑ ہوں یا حضرت عیسیٰ ؑ

باقی دیکھو صفحہ ۷ پر

افریقہ کے بعض آدم خور قبائل میں احمدی مبلغ

دعائے استخارہ کا فوری اثر

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل سابق مبلغ سیرالیون)

(۲)

جب بارش مدھم ہو چکی تھی۔ اور ٹھنڈی ہوا اور ایسی پھوہار پڑ رہی تھی۔ جیسے سخت بارش کے بعد تھکے ہوئے بادل اپنا رہا سہا اور باقی ماندہ پانی کچھ دیر تک برساتے رہتے ہیں۔ اس حالت میں میں پہلے کی نسبت زیادہ سکون کے ساتھ دعا کرتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ مگر پھر بھی رستے کے اس طرح گم ہو جانے کی وجہ سے دل میں بہت گھبراہٹ اور غم سا محسوس ہو رہا تھا۔ بہرحال چلتے چلتے آگے جنگلی لکڑیوں کی تقریباً دس فٹ اونچی باڑ نظر آئی۔ اور جونہی میری نظر اس پر پڑی میں نے سمجھ لیا کہ کوئی گاؤں آ گیا ہے۔ کیونکہ اس علاقے میں عموماً گاؤں کے اردگرد آٹھ دس فٹ اونچی باڑ ہوتی ہے۔ اور اس میں fluctuable اور لچکدار ٹہنیوں کا دروازہ لگا ہوتا ہے جو ہمیشہ بند رہتا ہے۔ اور انسان تو اسے کھول کر اندر جا سکتا ہے مگر جانور اندر نہیں گزر سکتا۔ اور نہ اندر سے باہر جنگل کی طرف آ سکتا ہے۔ چنانچہ میری خوش قسمتی کہ جب باڑ کے آگے سے گذر کر میں گاؤں میں پہنچا۔ تو پھر مجھے یقینی طور پر معلوم ہو گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے غریب مسافر مجاہد کی دعا سن کر اسے راہ راست پر ہی چلایا تھا۔ کیونکہ وہ وہی گاؤں تھا۔ جہاں ہم نے جانا تھا۔ اس وقت مجھے دو خوشیاں ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ میں صحیح سلامت منزل مقصود تک پہنچ گیا۔ اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مضطرب کی دعا سن کر اسے نوازا۔ اور خود جلدی سیدھے راستہ پر ڈال دیا۔ چنانچہ میں نے اللہ تعالیٰ کا بہت شکریہ ادا کیا۔ اور ساتھ ہی دل میں دعا کی۔ کہ اے خدا تیری درگاہ میں کسی چیز کی کمی نہیں اب تو میرے ساتھی کے بارے میں بھی میری مدد فرما کر مجھ پر اپنا رحم کر۔ عشاء کی نماز کے وقت میں وہاں پہنچا۔ احمدی دوست میری آمد پر بہت خوش ہوئے۔ اور جب میں نے راستے کی کیفیت سنائی۔ تو انہوں نے اسی وقت تین احمدی نوجوانوں کو لڑکے کے ڈھونڈنے کے لئے لیمپ وغیرہ دے کر بھیج دیا۔ اور ادھر گاؤں کے چیف کو بھی اس ماجرے سے مطلع کر دیا۔ چنانچہ اس بارے میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کیا۔ اور وہ پارٹی تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے بعد لڑکے کو لے کر واپس آ گئی۔ اور معلوم ہوا۔ کہ چونکہ وہ بہت خوف زدہ تھا۔ اس لئے جب بارش شروع ہوئی۔ تو وہ خوف کی وجہ سے بجائے آگے جانے کے پیچھے کی طرف بھاگا۔ اور گذشتہ گاؤں سے ایک دو فرلانگ اس طرف ایک farmer کی جھونپڑی میں ٹھہر کر رات گزارنے کی نیت سے آگ سینک رہا تھا یہ لڑکا مجھ سے عربی پڑھا کرتا تھا۔ اور بعد میں عربی کی تعلیم کی تکمیل کے بعد پہلے لوکل مبلغ کے طور پر کام کرتا رہا اور پھر ایک احمدیہ سکول میں استاد ہو گیا۔ اور اب تک زندہ ہے۔

چونکہ اس گاؤں کے چیف کو علم تھا کہ ریجنٹ پرامونٹ چیف یہاں کے احمدیوں کے خلاف ہے۔ اس لئے اس کا اپنا رویہ بھی بہت معاندانہ تھا۔ چنانچہ وہاں کے احمدی بیچارے کچھ ڈرنے لگے۔ اور میری رہائش کے انتظام کے سلسلے میں ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ کہ کون ٹھہرائے۔ کیونکہ جو بھی ٹھہراتا چیف کی طرف سے اس پر عتاب کا ڈر تھا۔ اس پر ایک دوست نے چیف کا ان سے گذشتہ سلوک و رویہ بیان کر کے مجھے مشورہ دیا کہ میں سب سے پہلے چیف ہی کے گھر جاؤں اور اس کا ہی مہمان ہوؤں پھر اگر وہ مجھے ان کے پاس ہی بھیجے تو کوئی حرج نہیں۔ ان کی پوزیشن پھر محفوظ ہو جائے گی۔ اور وہ اس کی گرفت میں نہ آ سکیں گے۔ کہ انہوں نے ایک سفید آدمی کو اس کی اجازت کے بغیر اپنے پاس ٹھہرایا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اس کے گھر چلا گیا۔ اور وہاں کے رواج کے مطابق اس کی خوشامد بھی کی۔ وہ بظاہر بہت خوش ہوا اور خود مجھے ساتھ لے کر احمدی دوستوں کے پاس آیا۔ اور انہیں کہا کہ وہ اپنا بندہ سنبھالیں اور میری رہائش وغیرہ کا انتظام کریں اور خود بھی پھر اس نے گھر سے میرے لئے چاول وغیرہ بھجوائے۔

اس علاقہ کا جو نیا پیرامونٹ چیف منتخب ہوا ہے وہ پکا عیسائی ہے۔ اس لئے اس نے باوجود ہماری سر توڑ کوششوں کے اس گاؤں میں ہماری مسجد محض اس ضد میں آ کر نہیں بننے دی کہ ہم نے پہلے اس کے مظالم کی شکایت اس علاقہ کے کمشنر سے کر دی تھی۔ تاہم اس گاؤں کی جماعت خدا کے فضل و کرم سے مضبوط رہی۔ بلکہ وہاں کے احمدی احباب کے ذریعہ اردگرد کے بعض گاؤں میں بھی احمدیت پھیلی چونکہ اس سارے واقعہ کا تعلق دعائے استخارہ سے تھا اس لئے حضرت میاں صاحب کا مضمون پڑھتے پڑھتے مجھے مفصل طور پر یہ واقعات یاد آ گئے۔ اور احباب جماعت کے ازدیاد ایمان کے لئے میں نے مختصر طور پر ذکر کر دیا ہے۔ تاکہ احباب کو معلوم ہو کہ ہر ملک کی تبلیغی مشکلات انوکھی ہوتی ہیں۔ اور ہمارے مبلغین کو مختلف ممالک میں کس قسم کے حالات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظاہری لحاظ سے بے سروسامان خدام مجاہدین کی کس رنگ میں مدد و نصرت فرماتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری کمزوریوں پر پردہ پوشی فرمائے اور انہیں دور فرمائے اور مزید خدمت دین کی توفیق دے۔ اور افریقہ کے احمدی احباب کو استقامت بخشے اور ان کے دیگر بھولے بھٹکے بھائیوں کو بھی احمدیت کے نور سے منور فرمائے۔

صنعتی و تجارتی اطلاعات

وزارت تجارت نے مندرجہ ذیل ممالک کے لئے پٹ سن کے مزید کوٹے منظور کئے ہیں۔ زیکوسلاویکیہ مصر ہنگری۔ اٹلی۔ جاپان۔ ہالینڈ۔ پولینڈ۔ سویڈن یوگوسلاویہ

آلو درآمد کرنے والوں کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ آلوؤں کی درآمد سے کافی عرصہ سے پہلے برآمد کرنے والے ملک سے صحت کے مقررہ سرٹیفکٹ حاصل کر لیں

پاکستان میں آئینوں کے کارخانہ داروں کو اپنی سالانہ پیداوار کا ۵۰ فی صدی حصہ مجاز مقامات کو برآمد کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

مشترکہ سرمایہ کی کمپنیوں کے متعلق ماہانہ اعداد و شمار کا کتابچہ بابت اگست ۱۹۴۸ء تا دسمبر ۱۹۴۷ء اسسٹنٹ منیجر سنٹرل پبلیکیشن برانچ کراچی یا سرکاری مطبوعات فروخت کرنے والے ایجنٹوں سے قیمتاً مل سکتا ہے۔

حکومت پاکستان اور حکومت ڈنمارک میں فضائی نقل و حمل کا باہمی معاہدہ ہوا ہے۔

یکم دسمبر ۱۹۴۹ء سے ہندوستان کی اٹھنی اور چونی پاکستان میں زر قانونی نہیں رہیں گی مگر ان کو جملہ سرکاری خزانوں اور ان کی شاخوں میں ۳۰ نومبر ۱۹۵۰ء تک بدستور قبول کیا جائے گا۔

جن مقامات کو روئی بھیجنے کی اجازت ہے۔ ان کو بلاقید مقدار ۳۱ اگست ۱۹۵۰ء تک کمیلا روئی برآمد کی جا سکتی ہے۔

مسٹر حاتم اے علوی۔ مسٹر نذر محمد خان ملک اور مسٹر سلطان الدین احمد دولت پاکستان بنک کے مرکزی بورڈ کے ڈائرکٹر منتخب ہوئے ہیں۔

پاکستان کی پہلی کسٹمس ٹیرف شائع ہو گئی ہے۔

حکومت نے ان پرامیسری نوٹوں اور ہنڈیوں پر محصول اسٹامپ معاف کر دیا ہے۔ جو پاکستان کے کسی صوبائی مقام یا وفاقی دارالسلطنت میں مرکزی حکومت کی جانب سے مقرر کردہ ایجنٹوں اور دلالوں کی طرف سے دولت پاکستان بنک کے حق میں تحریر کی گئی ہوں

عام کھلے لائسنس کے تحت سہل الحصول سکوں کے علاقوں سے ان قسموں کے لوہے اور فولاد کا سامان جن پر کنٹرول عائد ہے۔ درآمد کرنے والوں کو چاہیئے کہ غیر ممالک کے صناعوں یا تاجروں کو آرڈر دینے سے پہلے وہ اس فولاد کی خصوصیات کے متعلق لوہے اور فولاد کے کنٹرولر سے اجازت حاصل کریں۔

دولت پاکستان بنک نے کراچی اور ڈھاکہ میں علیحدہ محکمے کھولے ہیں جو پاکستانی باشندوں، مزدور انجمنوں اور اداروں۔ ٹرسٹ وغیرہ کی وہ شکایات وصول کریں گے جو پاکستان یا ہندوستان میں کاروبار کرنے والے ہندوستانی بنکوں میں جمع تحویلات کی عدم ادائیگی کے بارے میں ہوں۔

جن لوگوں کے مطالبات۔ ہندوستان کے ان اداروں باہمی کے اداروں کے خلاف ہیں جو مشرقی پنجاب دہلی۔ پٹیالہ۔ مشرقی پنجاب کی ریاستوں کی یونین الور۔ بھرت پور کی ریاستوں اور ہماچل پردیش کے علاقوں میں نہیں ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے مطالبات کو آپریشن اور مارکیٹنگ کے مشیر کے پاس ۳۱ دسمبر ۱۹۴۹ء تک یا اس سے پہلے داخل کر دیں۔

پاکستان میں بنے ہوئے فولاد کے صندوق اور الماریاں کسی پابندی کے بغیر جملہ جائز مقامات کو برآمد کی جا سکتی ہیں۔

پاکستان کے اندر جملہ اقسام کے ٹائر اور ٹیوب کی نقل و حمل پر پابندی ختم کر دی گئی ہے۔

درخواست دعا

مکرم جناب مولوی غلام احمد صاحب واقف زندگی مبلغ عدن بیمار ہیں وہاں ان کا اپریشن کرایا گیا ہے۔ احباب اپنے مجاہد بھائی کی جلد از جلد صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (وکیل التبشیر تحریک جدید)

بقیہ صفحہ ۵

سب مصدقاً لما بین یدی من التوراۃ ہی کہنے والے ہوسکتے ہیں۔ مبشرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہیں کہلا سکتے۔ ان انبیاء میں سے اگر کسی نے مبشراً برسولٍ کہا۔ تو اس سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علاوہ کوئی اور آنے والا نبی ہوسکتا ہے۔ مگر حضرت موسیٰؑ کی دی ہوئی بشارت والا نبی ہرگز مراد نہیں ہوسکتا۔

عجیب سادگی

میں اس جگہ ایک اور شبہ کا ازالہ بھی کر دیتا ہوں۔ وہ یہ کہ بعض لوگ نہایت سادگی سے کہہ دیا کرتے ہیں کہ محمد کیا اور احمد کیا۔ دونو ایک ہی ہیں۔ میں تو ایسے احباب کی سادگی پر تعجب کیا کرتا ہوں۔ کہ کس طرح یہ لوگ ایک ہی پہلو پر جھکے جاتے ہیں۔ حالانکہ حق یہ ہے۔ کہ ایسا کہنے والے بھی دونوں ناموں کو یکساں نہیں سمجھتے۔ جن دو چیزوں یا دو ناموں کی یکساں قیمت ہوتی ہے۔ اسکی ایک عام فہم مثال یوں دی جا سکتی ہے۔ کہ جیسے مثلاً کسی دھات کا روپیہ اور ایک روپیہ کا کاغذی نوٹ دونوں یکساں قیمت کے ہوتے ہیں۔ ہم اگر کسی سے قرض مانگیں۔ یا کسی کا قرض ادا کریں۔ یا سودا خریدیں۔ تو اس وقت اگر ہماری جیب میں کسی دھات کے روپے ہوں۔ یا کاغذ کے نوٹ۔ تو ہم دونوں میں سے کوئی ایک قسم کا سکہ دے سکتے ہیں نہ تو دینے والے کے دل میں کچھ شبہ اور خلجان ہوتا ہے۔ نہ لینے والے کے دل میں کوئی ہچکچاہٹ ہوتی ہے۔ کیونکہ دونوں جانتے ہیں۔ کہ نوٹ اور دھات کا روپیہ ایک ہی مالیت اور ایک ہی قیمت کی چیزیں ہیں۔

پس ہمارے ایسے دوست جو محمدؐ اور احمدؑ کو ایک ہی درجہ اور ایک ہی قیمت کی چیز سمجھتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ کسی جگہ ہی محمد کی جگہ احمد اور احمد کی جگہ محمد کو استعمال کر کے دکھا دیں۔ مثلاً کلمہ میں ہی محمد رسول اللہ کی جگہ احمد رسول اللہ پڑھ کر دکھائیں۔ یا اذان کے وقت کبھی احمد رسول اللہ کہہ لیا کریں۔ اور کبھی محمد رسول اللہ۔ یا درود شریف میں کبھی اللھم صل علی محمد کی جگہ اللھم صل علی احمد رکھ لیا کریں۔ اور نہیں تو کم از کم جہاں حضرت عیسیٰؑ نے کہا تھا۔ مبشراً برسولٍ یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ وہاں ہی اسمہ احمد کی بجائے اسمہ محمد پڑھ لیا کریں۔

اور اگر وہ کسی جگہ بھی احمد کی جگہ محمد اور محمد کی جگہ احمد نہیں رکھ سکتے۔ تو اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ دل سے تو یہ لوگ بھی احمد اور محمد کی قیمت ایک نہیں سمجھتے۔ صرف ہمارے سامنے ہی آنکھیں بند کر کے بلی سے محفوظ ہو جانے والے کے تصور کی تصدیق کر دیتے ہیں۔

غرض میں نے ابتداءً مفصل بیان کر دیا ہے۔ کہ اس میں شک نہیں۔ کہ احمدیت اور محمدیت کا ایسا ہی رشتہ ہے۔ جیسے باپ بیٹے کا۔ باپ ہی بیٹے کے وجود کا باعث ہوتا ہے۔ باپ ہی کے گوشت پوست کا خلاصہ بیٹا ہوتا ہے۔ جو شخص بیٹے کو اس کے باپ سے جدا کرتا اور اسکی نسبت کو کاٹتا ہے۔ وہ مجرم اور شرعی سزا کا مستحق ہو جاتا ہے۔ مگر بایں ہمہ کون نہیں جانتا۔ کہ باپ اور چیز ہے اور بیٹا اور چیز ہے۔ بیٹے کی جگہ باپ اور باپ کی جگہ بیٹے کا لفظ ہرگز استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ ایک ہی عورت بیٹے کی ماں کہلائے گی پر اس کے باپ کی بیوی۔ کوئی ہے دنیا میں ایسا عقلمند جو اس عورت کو تسلی دے سکے۔ کہ باپ کیا اور بیٹا کیا۔ بیٹا بھی تو باپ کی جز اور اس کے گوشت پوست کا ہی خلاصہ ہوتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح احمدیت یقیناً محمدیت سے پیدا ہوتی ہے۔ احمد کا بھی وہی کعبہ۔ وہی قبلہ۔ وہی نماز۔ وہی روزہ۔ وہی قرآن۔ وہی خدا ہے۔ جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہے۔ اور اسی حقیقت کو مدنظر رکھ کر حضرت احمد علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ کہ من فرّق بینی و بین المصطفٰے فما عرفنی وما رایٰ۔ جس نے مجھ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں فرق سمجھا۔ اس نے نہ مجھے دیکھا۔ نہ مجھے پہچانا۔ مگر دوسرا کیفیت کے لحاظ سے آپ نے فرمایا تھا۔

تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ

الف - اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔

(ب) اب اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنے کا وقت ہے۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے۔ احمد کے رنگ میں ہو کر میں آیا ہوں۔ (اربعین صفحہ ۹۲)

سمانی ربی احمد - میرے رب نے میرا نام احمد رکھا ہے۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۰)

یا ایھا الناس انی انا المسیح المحمدی۔ و انی انا احمد المحمدی۔ اے لوگو میں ہی آنے والا مسیح محمدی ہوں۔ اور میں ہی آنے والا احمد محمدی ہوں۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۷)

الف۔ انا المسیح الموعود الذی قدر فی اٰخر الزمان۔ ھل انتم تقبلون۔ ان انکاری حسرات علی الذین کفروا وان اقراری برکات للذین یترکون الحسد و یؤمنون۔ (صفحہ ۱۱۳)

(ب) فانعم اللہ علی ھٰذہ الامۃ بارسال مثیل عیسیٰ وھل ینکر بعدہٗ الا العمون۔ وان الذین اٰمنوا بانباء القراٰن ومواعیدہ وکفروا بما خالفھا اولئک ھم المومنون حقا۔ واولئک الذین ھدی قلوبھم واولئک ھم المھتدون خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۰۲

(ج) وانہ لبشری للذین کانوا ینتظرون۔ صفحہ ۱۱۲

(الف) میں وہی مسیح موعود (احمد معہود۔ ناقل) ہوں جس کا آخری زمانہ میں آنا مقدر کیا گیا تھا۔ کیا تم قبول کرتے ہو۔ یاد رکھو میرا انکار نہ ماننے والوں کے لئے باعث صد حسرت و افسوس ہوگا۔ اور میرا اقرار ان لوگوں کے لئے جو حسد کو چھوڑ کر ایمان لے آتے ہیں۔ موجب صد برکات ہوگا

(ب) اس امت پر اللہ تعالےٰ نے بہت بڑا احسان کیا۔ کہ مثیل عیسیٰؑ (احمد مہدی) کو مبعوث فرمایا۔ اب کوئی اندھا ہی انکار کر سکتا ہے۔ پس جو لوگ قرآن کریم کی پیشگوئی پر ایمان لے آئے۔ اور اس کی مخالف باتوں کا انکار کیا۔ وہی دراصل سچے اور پکے مومن ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جن کے دل ہدایت دیئے گئے۔ اور یہی دراصل ہدایت یافتہ ہیں۔

(ج) پس جو لوگ منتظر تھے۔ ان کے لئے مبارک ہو۔ کہ آنیوالا آگیا۔

نوٹ :- احباب کی خواہش کے مطابق مفید اشاعت کے لئے یہ مضمون الگ بطور ٹریکٹ عنقریب شائع کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔ جن احباب نے تا حال اسکی اشاعت کے لئے حصہ نہ لیا ہو۔ جلد از مہتمم نشر و اشاعت ربوہ کی خدمت میں حسب منشاء رقم بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

سرحد کی جماعتوں کیلئے ایک ضروری اعلان

مجلس عاملہ پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کے اجلاس مؤرخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۵۵ء میں مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں تھیں (۱) امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں لکھا جائے کہ وہ اپنے مقامی صیغوں کی کارگذاری کی رپورٹ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک جنرل سیکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ کو ارسال کیا کریں (۲) امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے دریافت کیا جائے - (الف) کہ ان کی مقامی مسجد ہے یا نہیں؟ بصورت دیگر مسجد کے لئے کیا کوشش کی گئی ہے (ب) قبرستان کے واسطے زمین ہے یا نہیں۔ بصورت دیگر کیا کوشش کی گئی ہے - مندرجہ بالا قرار داد کی نقل بغرض تعمیل جماعتوں کو بھیجی گئی تھی - مگر کسی جماعت کی طرف سے اب تک کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی سوائے مردان کی جماعت کی رپورٹ کے اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ جماعتہائے سرحد کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد اپنی رپورٹ ارسال فرمائیں -

خاکسار محمد الطاف جنرل سیکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ ہیڈ کلرک سنٹرل سرکل
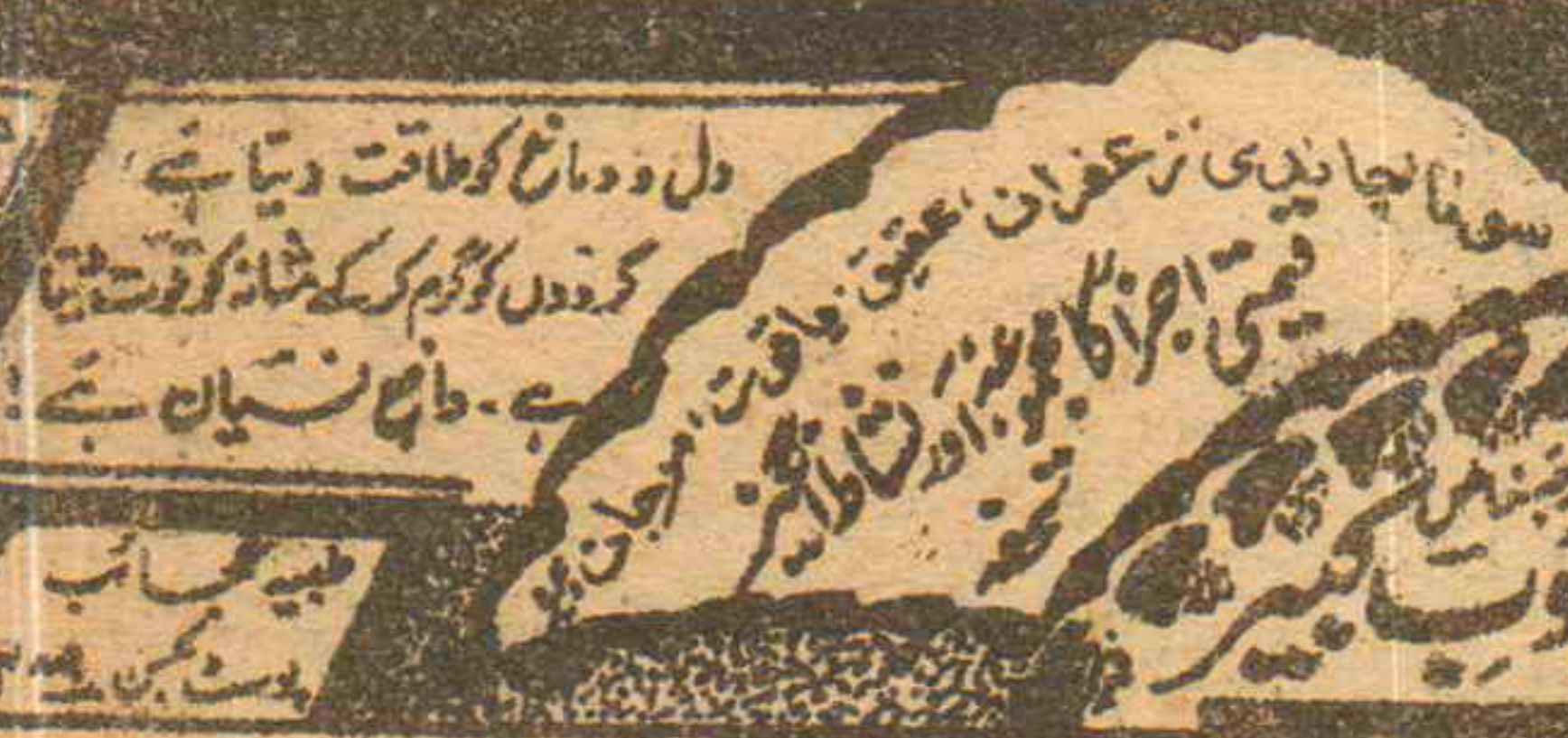
اعلانِ نکاح

عزیزم شیخ مسعود احمد صاحب ولد شیخ صالح محمد صاحب (ممباسہ - افریقہ) کا نکاح امۃ السلام زکیہ بنت میاں عبد الکریم صاحب کراچی (میاں فیملی لاہور و اسکے) بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ مہر ۲۷ ستمبر ۱۹۵۵ء کو حضرت مفتی محمد صادق صاحب سابق مبلغ بلاد برطانیہ و امریکہ نے جامع مسجد ربوہ میں بعد جلسہ سیرت النبی صلعم پڑھا۔ احباب دعا فرمادیں - کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے آمین۔

(خاکسار ماسٹر نذیر حسین ریٹائرڈ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

بیت المقدس پر بین الاقوامی کنٹرول قائم کرنے کیلئے مؤثر کارروائی کی جائے

(وزیر خارجہ پاکستان چودھری ظفر اللہ خاں کی تقریر)

لیک سیکسس ۲۸ نومبر۔ یو این، او کی سیاسی کمیٹی کے اجلاس میں پاکستان کی طرف سے اقوام متحدہ سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ بیت المقدس کو بین الاقوامی کنٹرول میں دینے کے سلسلے میں کوئی مؤثر کارروائی کرے۔ اجلاس کے آغاز میں ہندوستان کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی کہ گیارہ ارکان پر مشتمل ایک سب کمیٹی قائم کر دی جائے جو بیت المقدس کے لئے بین الاقوامی حکومت کے سوال کا فیصلہ کرے۔

چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے کہا کہ اس مسئلے کے بارے میں جو کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے وہ اطمینان بخش نہیں کہلا سکتی۔ دو ہزار سال سے اس علاقے کی فضا مسموم چلی آرہی ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ آئندہ دو ہزار سال تک بھی یہ فضا مسموم ہی رہے۔ اس علاقے کا کوئی ایسا حل پر امن قرار نہیں دیا جا سکتا جس کی وجہ سے لاکھوں اشخاص کو ان کے گھروں سے نکل کر ہمسایہ ملکوں میں آباد ہونا پڑے۔ حکومت اسرائیل جنرل اسمبلی کی ۲۹ نومبر ۱۹۴۷ء کی قرارداد کے مطابق قائم ہو چکی ہے۔ اس نے بعض ذمہ داریوں کو سنبھالنے کا اعلان بھی کیا ہے۔ متذکرہ صدر قرارداد جیسی بھی ہو۔ اس کی رو سے بھی بہت سی ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ جن میں یہ امر بھی شامل ہے کہ بیت المقدس پر ایک مؤثر بین الاقوامی نگرانی قائم کی جائے۔ پاکستان ہر اس قرارداد یا ترمیم کی حمایت کرے گا جس کا مفہوم یہ ہو کہ بیت المقدس سے متعلق جنرل اسمبلی کی قرارداد کے مفہوم کی تعمیل ہو۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ شرق اردن دھوکا نہیں کھائے گا۔ اور جب تک عربوں اور اسرائیل میں کوئی مناسب معاہدہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک وہ عرب فلسطین کے اپنے زیر نگرانی علاقے سے فوجیں نہیں نکالے گا۔ لبنان نے عربوں اور مسلمانوں کے ٹرسٹی کی حیثیت سے اس علاقے کی نگرانی قبول کی تھی۔ مجھے امید ہے کہ وہ اس علاقے میں ایسے وقت تک اپنے محولہ فرائض سرانجام دیتا رہے گا۔ جب تک کہ عربوں اور یہودیوں میں کوئی قابل اعتماد مفاہمت نہیں ہو جاتی۔

چودھری صاحب سے پیشتر نمائندہ اردن نے تقریر کی تھی۔ اور اس پر تمام عرب نمائندوں نے حیرت کا اظہار کیا تھا۔ نمائندہ اردن نے اپنی تقریر میں کہا کہ حکومت لبنان بیت المقدس میں بین الاقوامی نظم و نسق کی مخالفت کرے گی۔ شرق اردن اور اسرائیل میں جو مفاہمت ہوئی ہے وہ تمام عرب حکومتوں اور اسرائیل کی مفاہمت کی بنیاد قرار پا سکتی ہے۔ واضح رہے کہ باقی ماندہ عرب حکومتیں بیت المقدس میں بین الاقوامی نظم و نسق کا اصول تسلیم کر چکی ہیں۔ لیکن شرق اردن اور اسرائیل اس اصول کی مخالفت کر رہے ہیں۔

انجمن صحت کے ہیڈ کوارٹر میں توسیع

جنیوا ۲۸ نومبر۔ عالمی انجمن صحت نے اعلان کیا ہے کہ ۷۶ قوموں کی انجمن کے ہیڈ کوارٹر میں توسیع کرنے کے لئے ۳۰۱۰۰۰ پونڈ کی جو رقم خرچ ہوگی۔ اس میں سے ۲۴۵۰۰۰ پونڈ سوئٹزرلینڈ کی حکومت دے گی۔ تعمیر کی اسکیم فرانس کے ماہر تعمیرات جیکس کارلی نے تیار کی ہے۔ اس اسکیم کی رو سے جمعیۃ الاقوام کی سابقہ تین منزل کی عمارت میں تین منزلیں اور بڑھائی جائیں گی۔ (اسٹار)

مہاجروں سے لیگ میں شامل ہونے کی اپیل

بغداد ۲۸ نومبر۔ بہاولپور کی انجمن مہاجرین کے صدر نے مہاجروں سے مسلم لیگ میں شامل ہونے اور پاکستان کی مضبوطی اور ترقی کے لئے مقامی آبادی کے ساتھ ساتھ کام کرنے کی اپیل کی ہے۔ (اسٹار)

ایران سے عراقیوں کے اخراج کا سبب

طہران ۲۸ نومبر۔ حکومت ایران کے ایک ترجمان کے بیان کے مطابق عراق ایرانی باشندوں کے ساتھ دوستانہ طرز عمل اختیار کر رہا ہے۔ اس لئے ایران سے بلا استثنا تمام عراقیوں کو چودہ دن کے اندر چلے جانے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ غالباً ایران میں اس وقت دو ہزار عراقی باشندے ہیں۔ ان میں سے تقریباً ۷۰ فیصدی یہودی ہیں لیکن ترجمان مذکور نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ اخراج سیاسی جوابی کارروائی ہے اور اس کا تعلق شامیوں کے خلاف کسی قسم کے اقدام سے نہیں ہے۔ اس نے مزید کہا کہ جو جو ممالک ایرانیوں کے خلاف برا برتاؤ کریں گے ان سب کے خلاف منتقمانہ کارروائی کی جائے گی۔ عراق میں تقریباً ایک لاکھ ایرانی باشندے آباد ہیں۔ (اسٹار)

لاہور میں ہاکی ٹورنمنٹ

لاہور ۲۸ نومبر۔ لاہور میں سپورٹس کی تاریخ میں پہلی دفعہ مختلف صوبوں اور ریاستوں کی پولیس درمیان ہاکی ٹورنمنٹ ۴ دسمبر سے ۷ دسمبر ۱۹۴۹ء تک جم خانہ ہاکی گراؤنڈ باغ جناح میں کھیلے جائیں گے ٹورنمنٹ میں حسب ذیل علاقوں کی ٹیموں کے کھیلنے کی توقع ہے۔ (۱) صوبہ سرحد (۲) مغربی پنجاب (۳) ریاست بہاولپور (۴) ریاست خیرپور (۵) کراچی پولیس (۶) بلوچستان۔

کمیونزم کے خلاف اسلام اور عیسائیت کو متحدہ محاذ قائم کرنا چاہیئے

روم کیتھولک ایجنسی کی خواہش

پیرس ۲۸ نومبر۔ روم کی کیتھولک ایجنسی فائڈز کے ایک پیغام سے جس میں کمیونزم کے خلاف ایک مسیحی اسلامی محاذ بنانے کا مطالبہ کیا گیا تھا متاثر ہو کر کیتھولک اخبار "لاماندے" نے تحریر کیا ہے کہ ان دونوں مذاہب کے درمیان ایک جہت سے دنیا کا ایک ایسا رشتہ ہے جسکا بہت سے کیتھولک خیر مقدم کرتے ہیں۔ خیال ہے کہ مختلف مذاہب کو متحد کرنے کی کوششوں میں شدت پیدا کی جائے گی جب تک کہ یہ مذاہب کمیونسٹ اصولوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ فائڈس کے پیغام میں کہا گیا ہے کہ مسلمانوں کی علیحدگی پسندی قریب الختم ہے اور وہ پہلے سے زیادہ دوسروں کی رائے سننے کے لئے تیار ہیں۔ پیغام میں مزید کہا گیا کہ اس وقت کمیونزم سے مذہب کو جو خطرہ لاحق ہے اسے بہت سے مسلمان مغربی باشندوں سے زیادہ بہتر طور پر سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہمیں ایک مشترکہ محاذ قائم کرنے کے امکان کو ختم نہیں کرنا چاہیئے۔ (اسٹار)

سونے کی خلاف قانون نقل و حرکت کرنیوالا گروہ

پیرس ۲۸ نومبر۔ فرانسیسی پولیس نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے سونے کی ناجائز نقل و حرکت کرنے والے گروہ کے سلسلہ کی ایک اور کڑی دریافت کی ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اس گروہ نے گذشتہ چند برسوں میں بیسیوں من سونا یورپ کی سرحدوں سے ناجائز طور پر ادھر ادھر پہنچا دیا ہے۔ پولیس نے تین اور آدمیوں کو گرفتار کیا ہے۔ ان میں سے ایک لائنز میں اور دو کو پیرس میں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ تینوں فریڈرک ایسل کے ساتھی ہیں۔ جو اس وقت پیرس کے ایک جیلخانہ میں ہے اور جس پر کرنسی کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے کا الزام ہے۔

گرفتار شدگان میں سے ایک جوہری ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ذاتی طور پر بھی یہ کاروبار چلاتا تھا اور برطانیہ میں اس کے گھر گے موجود ہیں۔ دوسرا شخص ایک ۳۰ سالہ فرانسیسی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے پاس دو طیارے تھے جو سوئٹزرلینڈ کے ہوائی اڈہ سے پرواز کرتے تھے۔ تیسرا شخص ایک ہواباز ہے۔ جب اس نے پیرس کے قریب ایک کم استعمال ہونے والے اڈہ پر اپنا طیارہ اتارا تو اُسے گرفتار کر لیا گیا۔ ان سب پر کرنسی کے قوانین توڑنے کا الزام ہے۔ (اسٹار)

معاہدہ اوقیانوس کے ممالک کی کانفرنس

پیرس ۲۸ نومبر۔ معاہدہ اوقیانوس کے جملہ بارہ ممالک کی ایک کانفرنس اس ہفتہ یہاں شروع ہو گی۔ توقع ہے یہ مشترکہ دفاعی اسکیم کو منظور کر دے گی جو اس وقت تیار کی جارہی ہے۔ اگر یہ اسکیم منظور ہو گئی تو یورپی فوجوں کیلئے امریکی سامان روانہ کیا جائے گا۔ اس کیلئے امریکی کانگرس نے ایک ارب ڈالر منظور کر دئیے ہیں۔ بعض حلقوں میں بیان کیا گیا ہے کہ بحر اعظم کے دفاع میں برطانیہ کا حصہ فضائی سامان کی فراہمی پر مشتمل ہوگا لیکن ایک اعلیٰ افسر نے کہا کہ "ہم اس سے بہت زیادہ کریں گے"۔ (اسٹار)

دولت مشترکہ کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس

لنڈن ۲۸ نومبر۔ آج وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ برطانوی حکومت نے یہ تجویز مان لی ہے کہ دولت مشترکہ کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس ۹ جنوری اور ۱۴ جنوری ۱۹۵۰ء کے درمیان منعقد کی جائے۔ مسٹر ارنسٹ بیون اور مسٹر نوئل بیکر برطانوی وفد کی قیادت کریں گے۔

فقیر ایپی کے مرید کو سات سال قید سخت

بنوں ۲۸ نومبر۔ گذشتہ سال فقیر آف ایپی کا ایک ساتھی خلیجہ گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اور اس کے قبضہ سے کئی آتشیں بم برآمد ہوئے تھے۔ آج اسے نقب زنی کے الزام میں سات سال قید بامشقت کی سزا ہوئی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ خلیجہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ایک گاؤں سے چار بندوقیں لے اڑا تھا۔ اور اسے پولیس نے گذشتہ سال بنوں میں گرفتار کیا تھا۔

مشیر تعلیم و بحالیات مسٹر نسیم حسن کا دورہ

میانوالی ۲۸ نومبر۔ مشیر تعلیم و بحالیات مسٹر نسیم حسن نے آج شاہپور اور میانوالی کے اضلاع کا دورہ جاری رکھا۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری مسٹر ملک اور مسٹر مظفر الاحسن نے مختلف چک دیکھے جہاں مہاجرین نے لکڑی کے مکانات تعمیر کئے ہیں اور آلات کشاورزی خود بنائے ہیں۔ آپ نے آباد کاروں کی شکایات کو سنا اور سرکاری و غیر سرکاری نمائندوں سے ملاقاتیں کیں۔

ضلع بنوں میں بنجر زمین کی آبیاری

بنوں ۲۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جانی خیل اور بکا خیل میں نہروں کے ذریعہ مزید تین ہزار ایکڑ بنجر علاقہ سیراب کیا جائے گا۔ جس کے بعد نہروں کے ارد گرد مزید دس ہزار ایکڑ علاقہ بھی سیراب ہوگا۔

اطالیہ کیلئے پٹ سن کا مزید کوٹا

کراچی ۲۸ نومبر۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس وقت بندرگاہ چٹاگانگ سے اطالیہ کے لئے پٹ سن لادی جارہی ہے۔ اگر اطالیہ نے دس دن کے اندر اندر پٹ سن کی مقررہ مقدار برآمد کر لی تو اس کے لئے دس ہزار گانٹھوں کا مزید کوٹا منظور کر لیا جائے گا۔ (اے۔ پ)